

نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے
۲۴

جلد ۳۴	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی	اپریل سنہ ۱۹۱۴ء	نمبر ۱۷

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ سے معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں*

تواریخ

تواریخ کلیسیا	عہ
تواریخ مذہب	۸/
تواریخ روم	۸/
تواریخ مصر	۸/
تواریخ یونان	۸/
مرقع روس	۸/
قدیم مسیحیوں کے حالات	۲/
حیات پولوس	۱۴/
حیات داؤد	۸/
جنرل گارفیلڈ کی سوانح عمری اُردو	۳/

مفید حکایتیں

رامپال سنگھ رومن اُردو	۸/
تلاش حق اُردو۔ رومن اُردو	۳/ و ۶/
دولت لازوال اُردو	۳/ ۵/ ۸/
دولت لازوال رومن اُردو	۸/
عزت بیمثال اُرد	۳/ ۵/ ۶/
" رومن اُردو	۸/
حالات جاپان	۲/ و ۸/
شریف بیبیاں	۳/ و ۶/
چندر لیلا سادھنی اُردو ۲/ و ۶/ گورمکھی	۲/
سیر ہند	عہ
وکیل کی سرگذشت رومن	۶/
سورج پرکاش	۴/ و ۶/ مجلد ۱۲/

ہندو مذہب کے متعلق

ستیارتھ پرکاش درپن اُردو	۸/
سمپردائے	۶/ و ۱۰/
ویدوں کی تعلیم	۱۰/
وشنو کے دس اوتار	۲/
ویدک تصنیفات	۱/
ویدونکی قربانیاں اور چڑھاوے	۳ پائی
ویدون کی دیوتا پرستی	"
ویدونکی ازلیت	۶ پائی
پرستش حیوانات	۳ پائی
تیرتھ	۶ پائی
اہل ہنود کے تیوہار	"

دین اسلام کے متعلق

اسلام میں مسیح اُردو	۱/
خدائے اسلام	۲/
ینابیع القران	۳/
الکفارہ	۴/

بائبل یا قرآن	۱۰/
مسیح ابن اللہ	۲/
میزان الحق	۱۴/
طریق الحیات	۲/
کشف القرآن	۶/
عقاید اسلامیہ	۱۰/
ینابیع الاسلام	۸/
ہدایت المسلمین	۸/
تحقیق الایمان	۱۴/
تواریخ محمدی	۱۴/
تعلیم محمدی	۱۴/
دین اسلام اور اسکی تردید از روئے اسلام	۲/
دعوت اسلام	۹ پائی
گنجینۂ اسلام رومن	۸/
بیگناہ نبی	۳ پائی
فارقلیط	"
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل	"
حضرت محمد	"
انجیل شریف کی صحت و درستی	"
اسمار الٰہی	"
خدا کے دس حکم	"
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں	"
مسیح یا محمد	"
نماز	"
سچا اسلام	"
قرآن	"
یسوع مسیح	"
یسوع مسیح کی موت اور جی اُٹھنا	"
سورہ فاتحہ	"
ہمارا شافع کون ہے	"

تمار شیریں	۵/ و ۱۲/
خدا ہمارا باپ	۳ پائی
کیا انجیل منسوخ ہوگئی	"
انصاف کا دن	"
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد	۶/
تحقیق الاسلام حصہ اول	۲/

سلسلہ اصلاح

اصلاح تمدن	۵/
اصلاح زراعت	۱/
اصلاح اخلاق	۳/
ہند کی افلاس کا انسداد	۱/
شادی کی بابت خیالات	۱/
صنعت و دستکاری	۲/

اسکول کی کتابیں

اُردو کا قاعدہ	۶ پائی ۱/
اُردو کی پہلی کتاب	۱/
اُردو کی دوسری کتاب	۲ و ۳/
اُردو کی تیسری کتاب	۳/
اُردو کی چوتھی کتاب	۴/
رومن اُردو کا قاعدہ کننگ صاحب کا	۱/
رومن اُردو کی پہلی کتاب	۲/
رومن اُردو کی دوسری کتاب	۳/
زنانہ سیکنڈ ریڈر گورمکھی	۳/
گورمکھی قاعدہ	۳ پائی

کیٹی کزم

دینی سوال و جواب	۶ پائی
" " پہلی اُردو حروف	"
" " رومن اردو	"
" " گورمکھی	"

سوالات

سوالات متی کی انجیل پر	۱/
" مرقس کی انجیل پر گورمکھی	۱/
" لوقا کی انجیل پر	۱/
" یوحنا کی انجیل پر	۱/

مسیحیوں کیواسطے

تواریخ کلیسیا	۲/
حل مشکلات حصہ اول	۴/
تحقیق بائبل	۴/
طالبان حق	۹/
تواریخ بائبل	۹/
حیات مسیح	۱۲/
مسیح کا نمونہ	۸/
مسیح کے خاص دوست	۸/
کشف الحقایق	۸/
راہِ زندگی	۱۲/
موازنۂ مذاہب رومن	۸/
مسیح کی تعلیم	۴/ ۸/ ۱۲/
القاب مسیح	۴/
بائبل کس طرح پڑھنی چاہیے	۴/
روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات	۴/

متفرق کتابیں

رابنسن کروسو	۴
مارکو پولو کا سفرنامہ	۹
ابن حور اُردو ۸/ طلائی شمعدان	۴
روح سے معمور زندگی	۴/
طریق دعا	۴/
شعاع نور حصہ اول و دوم	۵/
طیطس یا رفیق صلیب	۸/



نور افشان

لودیانہ جمعہ ۲۴ اپریل ۱۹۱۴ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

استرو ہنگرین فوجی تخمینہ بابت ۱۹۱۴ء و ۱۹۱۵ء میں ......۵۰۰۰۰ اکرونز کا اضافہ ہوا اور بحری فوجی تخمینہ میں ...... اکرونز کا اضافہ ہوا ہے۔

گذشتہ سنیچر کو ۹ بج کے ۲ منٹ پر صبح کو شملہ کے محکمہ زلزلہ میں بھونچال کا ایک دھکا محسوس ہوا۔

گورنمنٹ ہند نے مدراس یونیورسٹی کی بی اے ڈگری یافتہ مس ایچ راٹس کو انگلستان میں تعلیم پانے کے لئے بھیجا ہے۔

گورنمنٹ ہند ہندوستان میں علم الحیوانات کے بارے میں تحقیقات کرنے کی سکیم تیار کر رہی ہے۔ اور بہت جلد اس امر کے متعلق سکرٹری آف سٹیٹ کو خبر پہونچائی جائیگی۔

مسٹر ہانگی سٹرس جو تعداد شمار کے ڈائرکٹر مقرر کئے گئے ہیں۔ وہ پانچ سال کے لئے ہندوستانی تعلیمی خدمات (انڈین ایجوکیشنل سروس) اپنے دوسرے درجہ پر مقرر ہونگے۔ اور حال ہی میں تعداد شمار کے سوالات کے متعلق ہندوستان کا معائنہ کرینگے۔

چار ہندی نوجوان جو وہاں کے دیسی حکام کے بیٹے ہیں اور جو انگلستان میں انگریزی تعلیم پانے کیلئے بھیجے گئے تھے ایلڈر شاٹ میں سات ماہ کا کورس ختم کرکے شہر رگبی کو روانہ ہو گئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے بڑی نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔

شملہ کی میونسپلٹی نے توسیع شملہ کی سکیم اور واٹر ورکس (محکمہ آب رسانی) کے لئے ۹۷۶۲۴۱ روپیہ قرضہ لینے کے واسطے مقامی گورنمنٹ سے درخواست کی ہے۔

یہ قرضہ چار فیصدی کے سود پر تیس سال کی میعاد تک کے لئے یکم جون میں لیا جائیگا اور ۳۰ سالانہ قسطوں میں ادا کر دیا جائیگا۔

میکسیکو کے پریذیڈنٹ ہورٹا اور صوبجات متحدہ امریکہ کے درمیان جو تنازعہ ہے وہ بہت طول پکڑ گیا۔ اور پیچیدہ ہو گیا ہے۔ جس کا نتیجہ کہتے ہیں کہ پریذیڈنٹ مذکور کے لئے اچھا نہ ہوگا۔

پنجاب لیجسلیٹو کونسل کا سہ ماہی جلسہ گذشتہ سنیچر کو لاہور میں ختم ہو گیا۔ جس کے اختتام پر بجٹ کے متعلق خوب گرماگرم بحث بھی ہوئی۔

ہفتہ مختتمہ ۴ اپریل میں کل پنجاب کے اندر ۳۸ بڑے بڑے شہروں میں ۸۷۹ پیدائش (۴۳۲ لڑکے اور ۳۶۴ لڑکیاں) ہوئیں۔ اور ۷۵۳ اموات (۳۹۳ لڑکے اور ۳۶۰ لڑکیاں) واقع ہوئیں۔

پنجاب گزٹ میں پھگواڑہ۔ نوشہرہ۔ راہوں ریلوے کے لئے نوشہرہ تحصیل ضلع ہوشیارپور میں زمین حاصل کرنے کی بابت اشتہارات شائع ہوئے ہیں۔

گذشتہ مردم شماری کے مطابق کل ہندوستان میں ۷ء۱ ملین آدمی انگریزی خواں ہیں۔ ہر دس ہزار مردوں کے پیچھے ۹۵ مرد اور دس ہزار عورت کے پیچھے ۱۰ مستورات انگریزی جانتی ہیں۔

تازہ موٹر شماری کے مطابق برہما میں ۲۵۴ بنگال میں ۱۸۴۰ صوبجات متوسط میں ۲۴۴ صوبہ شمال مغربی سرحد میں ۴۳ آگرہ اور اودھ میں ۱۰۴ وغیرہ صرف کلکتہ ہی میں ۱۸۸۹ موٹر کار ہیں۔

تار برقی

۲۱ - اپریل لنڈن - جب ملک معظم اور ملکہ معظمہ فرانس کو روانہ ہوئے تو مطلع صاف تھا ویز مجسٹیز بکنگھم محل سے روانہ ہو کر وکٹوریہ سٹیشن پر پہونچے - لوگوں کا بڑا ہجوم تھا - اور ہر طرف سے نعرے بلند تھے - ریلوے پلیٹ فارم پر خاص انبوہ تھا - ملک معظم امیر البحر کی وردی زیب تن کئے ہوئے تھے - بعد کی خبر کہ شاہی جہاز جس میں شاہ و ملکہ سوار ہو کر فرانس کو جا رہے تھے - اچھی حالت میں با امن و امان رود بار انگلستان سے عبور کر گیا - ہوائی جہازوں کا ایک بیڑا اُن کے سر پر ہوا میں جا رہا تھا جب ویز مجسٹیز کلائس میں پہونچے تو ایک طرف بے شمار گروہوں کی مبارکباوی کی آوازوں سے کان بھرے ہوئے جا رہے تھے - اور دوسری طرف فرانسیسی جنگی جہاز توپوں سے سلامیاں گزار رہے تھے - شہر کلائس خوب مرصع اور آراستہ تھا - اور ہر جگہ یونین جیکیں اور فرانسیسی جھنڈے ہر دو طرف لہرا رہے تھے - تیسرے پہر تک بالکل امن چین سے یہ شاہی سواری پہونچ گئی - اور اہل پیرس نے اُن کا بڑے تجمل اور شان سے استقبال اور خیر مقدم کیا - جہاں جلوس گزر رہا تھا تو لوگ انداز بند شاہ و ملکہ کو مبارکباد دے رہے اور خوشی کے نعرے بلند کر رہے تھے -

راستہ بھر میں انگریزی باجے برطانوی اور فرانسیسی قومی گیت باری باری گا رہے تھے اور دور دور سے توپوں کے سر ہونے کی آوازیں متواتر آ رہی تھیں - بازاروں میں ہر دو پہلو پر فوجیں کھڑی تھیں - اور جب سواری درمیاں سے گزری تھی تو وہ سلامی ادا کر رہے تھے - ہمارے شہنشاہ معظم گرینڈ کارڈن آف دی لیگیول پہنے ہوئے تھے - اور دوسری گاڑی میں پریذیڈنٹ کے ساتھ سوار تھے - مگر ملکہ اگلی گاڑی میں میڈم پائینکر کے ساتھ سوار تھیں - پھولوں کے گلدستے ہز مجسٹی کی گاڑی میں برابر پھینکے جا رہے تھے -

اس استقبال اور خیر مقدم سے ویز مجسٹیز پر بڑا ہی گہرا اثر ہوا اور آپ نے دلی الفت اور ہمدردی سے اس خیر مقدم کو قبول فرمایا -

۲۰ - اپریل واشنگٹن - امریکہ کے پریذیڈنٹ ولسن نے اس پیغام میں جو انہوں نے کانگرس کے پاس روانہ کیا یوں فرمایا - ہمارا منشا صرف یہ ہے کہ علیحدہ سلطنت جمہوری کے لوگوں کو از سر نو موقعہ دیں تاکہ وہ اپنے ہی قوانین وضع کریں اور اپنی ہی سلطنت قائم کریں - ہم بڑی سنجیدگی سے اُمید کرتے ہیں کہ اب جنگ کا سوال نہیں ہے ہم اپنی ہمسایہ سلطنت جمہوری کے معاملات پر کسی درجہ تک حکومت کرنا نہیں چاہتے - اور باشندگان میکسیکو کی بابت ہمارا احساس عمیق اور حقیقی دوستی کا ہے - اگر ہم اُن کی رضا اور قبولیت کے بغیر دوستی کے بھی نیک معاملات پر اپنا اختیار جتا دیں تو یہ بھی کچھ دانائی نہیں ہے - ہم صوبجات متحدہ کے مرتبہ اور اختیار کو صرف اسی سبب سے قائم رکھنا چاہتے ہیں کہ ہم آزادگی کے فوائد کے لئے خواہ صوبجات متحدہ میں ہو خواہ کسی اور جگہ اپنے بڑے اثر کو بلا کم و کاست قائم رکھیں اور وہ اثر تمام بنی آدم کے فائدہ کے لئے ہو -

۲۱ اپریل واشنگٹن - ہورٹا کو منفردہ اختیار دینے کے بارے میں سینیٹ میں اعتراض اُٹھایا گیا - جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ معاملات خارجہ کی کمیٹی نے ایک رزولیوشن پاس کیا - جس میں پریذیڈنٹ کو وسیع اختیار دیا گیا کہ وہ میکسیکو کے ساتھ جیسا چاہے کرے یہ سمجھا گیا تھا کہ پریذیڈنٹ ولسن نے ہورٹا کا نام لیا ہے تاکہ اس سے یہ ثابت ہو جائے کہ میں باغیوں یا اہل میکسیکو کا دشمن نہیں ہوں -

یہ رپورٹ دی گئی ہے کہ چیہواہیں کرانزا اور ولا کے درمیان ایک کانفرنس فراہم ہوئی ہے کہ اگر باغی علاقہ کا محاصرہ نہ کیا گیا تو ہم امریکنوں کے خلاف نہ اُٹھینگے -

ورجینا - نیبرسکا اور جارجیا جنگی جہازوں کو حکم ہوا ہے - کہ بوسٹن سے ٹمپیکو کو روانہ ہو جاویں مسٹر ڈینیلس جو جہازی بیڑوں کا سکرٹری ہے کہتا ہے کہ امیر البحر بجر گر کا بیڑا ٹمپیکو اور ویرا کروز کے درمیان تقسیم کر دیا جائے گا -

ہندو سائیکلو پیڈیا

ایک خاص رعایت

ہم اپنے ناظرین کی خاطر ہندو سائیکلو پیڈیا کی خریداری میں یہ رعایت کرتے ہیں کہ جو قیمت کتاب یکمشت نہیں دے سکتے تو وہ ماہوار عہ روپیہ ماہوار یا چار ماہ عہ ماہوار قسطوں میں ادا کر دیں تو زیادہ سہولیت ہو گی موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں میعاد رعایت کی بہت جلد ختم ہونے والی ہے - میعاد کے بعد قیمت چھ روپیہ بلا محصول ڈاک ہو گی - درخواستیں فوراً پیشتر بھیجکر فائدہ عظیم اور لا ثانی اُٹھا دیں - ورنہ بعد میں پچھتانا پڑیگا -

المشتھر - پی کیول سنگھ مشن کمپونڈ - لودیانہ



ایڈیٹوریل نوٹس

لودیانہ میں سمر سکول

مشن کے مقامی اور خاص معین عرصہ تک جو اکثر مشنوں میں ہر سال کسی مشن علاقہ کے مناّدوں اور اُستادوں کا جو شہر یا دیہات میں کام کرتے ہیں سمر سکول ہوا کرتا ہے وہ مشن کے کام میں واعظوں اور اُستادوں کی تعلیم اور ترقی اور باہمی میل جول کے لئے نہایت ہی مفید ہوا کرتے ہیں کچھ عرصہ سے یہاں کے علاقہ کے مشنری پادری اے۔ بی گولڈ صاحب نے اس مفید مدرسہ کا افتتاح کر چھوڑا ہے۔ اسی قاعدہ پر امسال بھی ۲۰ ماہ حال سے یہ مدرسہ شروع ہو گیا ہے۔ غالباً مہینہ بیس دن تک تعلیم و تدریس ہوتی رہیگی لودیانہ۔ روپڑ اور جالندھر کے علاقوں کے مناّدوں کی ایک خاصی جماعت معہ اہل وعیال فراہم ہے۔ روز سات بجے صبح سے ۱۱ بجے تک اور پھر ۲ بجے سے ۴ بجے تک بائیبل کی تعلیم متفرق مضامین میں ہوتی رہتی ہے اور ساتھ ہی اس کے ہندو مسلمان مذاہب کی بھی تعلیم ہوا کرتی ہے۔ تعلیم اگرچہ سادہ طور پر ہوتی ہے لیکن پھر بھی بڑی ترتیب سے اور گہرے طور پر ہو رہی ہے اُستاد اور شاگرد بڑی خندہ پیشانی اور خلوص قلبی سے تعلیم اور تدریس میں محنت کر رہے ہیں جب بائیبل کی تعلیم ہوتی ہے تو باسلیقہ اور معقول گفتگو سے اور پوری توجہ اور عمیق نظری اور رفاص نیت ہونے کے سبب سے کلام کے نئے نئے نکتے اور عجیب و غریب خوبصورتی نظر آتی ہے۔ مشکلات حل ہو جاتی ہیں۔ اس ہمارے روحانی شغلوں سے دن بہت عمدہ کٹ جاتا ہے۔ روحانی خوشی اور تسلی پیدا ہوتی ہے۔ ایمان میں زیادہ تقویت حاصل ہوتی ہے۔ اور خدا کا وہ عجیب و گہرا تعلق اور برتاؤ نظر آتا ہے۔ جو وہ اپنے بیٹے ہمارے خداوند یسوع مسیح کی وساطت سے بنی آدم کے ساتھ عموماً اور مسیحیوں کے ساتھ خصوصاً رکھتا اور کرتا ہے۔ ایسے جلسے نہایت ہی برکت اور خوشی اور ترقی اور امید کا باعث ہوتے ہیں۔ اس حقیقت کو ہم ہر سال محسوس کرتے رہتے ہیں اور جب سے یہ مدرسہ امسال ماہ حال میں شروع ہوا ہے۔ اُس سے تمام مذکورہ بالا امور کی تصدیق ہو رہی ہے۔ خدا سے یہ دعا ہے کہ جس طرح اس کے فضل و کرم سے گذشتہ برسوں میں یہ کام بخیریت و مسرت انجام کو پہونچتا رہا ہے۔ اسی طرح اس سال بھی خوش اسلوبی سے اختتام کو پہنچے۔

اس مدرسہ میں لیڈر پادری گولڈ صاحب ہیں جن کی کوشش اور محنت سے یہ مدرسہ ہر سال ہونا شروع ہوا ہے۔ انہیں کی کوشش سے روپڑ کے مشنری پادری جونس صاحب بھی معہ اپنے مناّدوں کے شریک مدرسہ ہیں۔ اور جالندھر سے بھی کارندے انہیں کی ترغیب اور کوشش سے آئے ہیں۔ پادری گولڈ صاحب خاص طور پر ابرہام اور اضحاق و دیگر بزرگوں کی دینی تاریخ از روئے بائیبل بڑی عمیق نظری سے پڑھاتے ہیں۔ دوسرا مضمون اُن کا انجیل کا مطالعہ ہے خصوصاً ابھی یوحنا کی انجیل زیر تلاوت ہے۔ پادری جونس صاحب کا مضمون ”خدا کی بادشاہت“ ہے جس کے ہر پہلو پر کلام کی روشنی میں بڑی وسیع نظر ڈالی جاتی ہے۔ اور دوسرا مضمون ان کا ”مسیحی سخاوت“ ہے یہاں کے پاسٹر پادری غلام مسیح صاحب محمدی مذہب کی تعلیم دیتے ہیں۔ ایک گھنٹہ شام کے ۴ بجے سے ۵ بجے تک تفریحاً متفرق کھیلیں اور ورزشیں اُستادوں اور شاگردوں کی ہوا کرتی ہیں۔ جن سے طبعی قوت بڑھتی اور خوشی حاصل ہوتی اور صحت قائم رہتی ہے اور شام کے ۶ یا ۷ بجے سے ۸ یا ۹ بجے تک شہر کے متفرق مقامات میں متفرق ٹولیوں میں ہو کر سارے کارندے مناّدی کیا کرتے ہیں۔

علاوہ ان کے مستورات کی بھی تعلیم اور تربیت باقاعدہ روزمرہ ہوتی رہتی ہے جس کی خاص لیڈر مسز جونس صاحبہ ہیں اور اُن کی امداد میں دو لیڈی صاحبان اور ہیں۔ مسز گولڈ صاحبہ نے ایک چھوٹا سا ہسپتال کھول رکھا ہے جس میں معین اوقات پر اس مدرسہ کے متعلق اور غیر متعلق مردوں اور عورتوں اور بچوں کو دوا دی جاتی ہیں۔ یعنی جہاں روحانی صحت اور قوت کی قائمی اور ترقی کی کوشش کی اور سامان بہم پہونچایا جاتا ہے۔ وہاں جسمانی صحت اور قوت کی قائمی اور ترقی بحالی میں بھی حد درجہ کی سعی کیجاتی ہے۔

مگر ہم پوچھتے ہیں کہ آخر یہ ساری محنت اور کوشش اور اصراف زر کیوں؟ جواب یہ ہے کہ محض اس خداوند کی عزت اور بزرگی ظاہر کرنے اور ان احسانوں کی شکرگذاری کرنے کی نظر سے ہے جو اُس نے اپنے تجسم اور کام اور موت اور قیامت اور سفارش سے ہم پر کئے ہیں۔ اس کی وفاداری اور احسانمندی میں اس کی خدمت کیلئے تیار ہونے اور ہر وقت اور ہر موقعہ پر مستعد رہنے کے لئے ہے۔ اور نہ صرف یہی بلکہ اس حکم کی فرمانبرداری کرنے اور اس میں کامیاب ہونے کی خاطر ہے۔ جو اس نے اپنے صعود سماوی کے وقت اپنے شاگردوں کو اور اُسمیں ہو کر ہم کو دیا اور اس

محبت کی تکمیل کے لئے ہے۔ جو مسیحیوں کو غیر مسیحیوں اور خصوصاً ہندوستان کے اپنے ہم قوم غیر مسیحیوں کے ساتھ ہے۔ تاکہ وہ بھی مسیح پر ایمان لاکر نجات حاصل کریں اور آخر کو ایک ہی گلہ اور ایک ہی گڈریہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کے ہو جائیں۔

مسیح خدا کا اکلوتا ہے

قدیم مسیحی بزرگ اتھنیشیس خیال کرتا ہے کہ "بیٹا" خاص کر ایک لقب ہے۔ جو خداوند مسیح کے تجسم اور نیز اس عہدے سے تعلق رکھتا ہے جو خلقت کے وقت مسیح کا تھا۔ اس ہر دو صورت میں اس کے ایک ہی معنی ہے۔ یعنی کہ مسیح وہ نمونہ تصور یا قاعدہ ہے جس کے مطابق مخلوق بنائی یا نئی بنائی گئی ہے۔ اور مسیح وہ زندگی ہے جس سے یہ خلقت بحال اور قائم ہے۔" اسی طرح اگسٹین بزرگ فرماتا ہے۔ کہ جو کچھ خدا مخلوقات میں بنانے کو تھا وہ اس وقت کلام میں موجود تھا۔ اور اگر یہ کلام میں نہ ہوتا تو وہ اشیا میں بھی نہ ہوتا۔"

یہ وہ تعلق ہے۔ جو مسیح خلقت کے ساتھ رکھتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسیح کے ذریعہ اور مسیح میں تمام اشیا کا خلق ہونا مجسم کلام کے حقیقی تصور کا اصول موضوعہ یا امر بدیہی ہے۔ اور تجسم الٰہی کے قیاس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ انسان خلقت کا سرتاج اور اصل ہے۔ یعنی مسیح ہی کے تحت میں ہو کر انسان خلقت کا مکمل بیان ہے۔

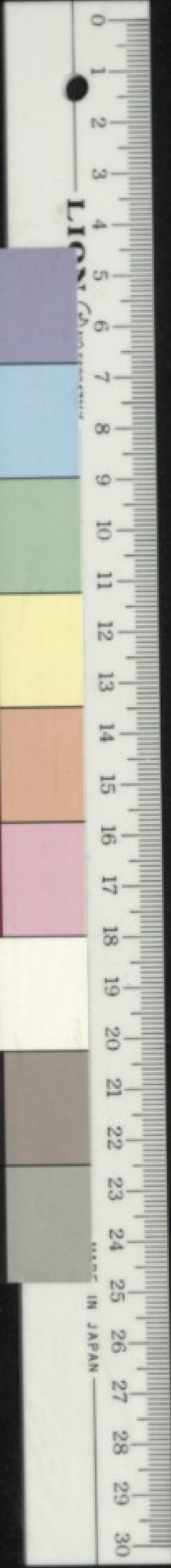
یسوع مسیح کے نام چٹھی

بچوں کی خوش اعتقادی اور کامل بھروسہ واقعی ایک حقیقت ہے۔ اور نہ صرف حقیقت بلکہ قابل تقلید و تعریف ہی ہے۔ اسی لئے خداوند مسیح نے بھی اپنے شاگردوں سے فرمایا کہ "اگر تم نہ پھرو اور بچوں کی مانند نہ بنو تو آسمان کی بادشاہت میں ہرگز داخل نہ ہو گے" (متی ۱۸: ۳) اور کہ "بچوں کو میرے پاس آنے دو۔ انہیں منع نہ کرو۔ کیونکہ خدا کی بادشاہت ایسوں ہی کی ہے"۔ (مرقس ۱۰: ۱۵) اسی کے مطابق امریکہ کا ایک اخبار ایک واقعہ بیان کرتا ہے۔ جس سے بچے کا یقین اور بھروسہ بخوبی معلوم ہو جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی یہ ثابت ہوتا ہے کہ خدا بچوں کے اس تقوے سے خوش ہو کر فوراً اُن کی سنتا اور حسب منشا اُن کی کے جواب دیتا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ چارلی نامی ایک چھوٹا لڑکا تھا جس کی والدہ تو اس جہان فانی سے چل بسی تھی اور والد سخت بیمار تھا۔ اس کشمکش کی اور نازک حالت میں اُس غریب چارلی نے پنسل سے مسیح کو یہ خط لکھا۔ کہ "پیارے یسوع میرا والد بیمار ہے اور روپیہ سے ایسا واقعہ ہوا ہے کہ ہمارے پاس خوراک اور دوا کے لئے بالکل پیسہ نہیں جس سے کہ والد تندرست ہو جاتا۔ مہربانی سے کچھ جلد روپیہ بھیج دیجئے۔ اور جب میں بڑا ہونگا تو وہ رقم آپ کو ادا کر دونگا۔ چارلی بوئیڈن ۔ ۲۸ راک سٹریٹ۔ یہ خط لکھ کر اور لفافہ میں بند کرکے اور اُس پر مسیح کے نام کا یہ سرنامہ لکھا خداوند یسوع آسمان میں اور اس خط کو ڈاک میں ڈالنے کیلئے روانہ ہو گیا۔ لیکن چونکہ لیٹر بکس بہت اونچا اور اسکی دسترس سے زیادہ بلند تھا۔ اس لئے اُس نے ایک جنٹلمین سے جو پاس ہی سے گزر رہا تھا درخواست کی کہ مہربانی سے یہ خط لیٹر بکس میں ڈال دیجئے اس جنٹلمین نے خط کا سرنامہ پڑھا اور پھر خط کھولکر خط بھی پڑھا نتیجہ یہ ہوا کہ اُسکو اس خاندان پر رحم آیا اور اسنے اس خاندہ کی ہر صورت سے امداد اور نگرانی کی۔ باپ چنگا ہو گیا کام کرنے کے قابل بنگیا اور چارلی تعلیم کے لئے مدرسہ بھیجا گیا۔

ایک نئی ایجاد

بحری سفر میں ہمیشہ اسبات کا خطرہ رہا کرتا ہے۔ کہ جہازوں کی آپس میں یا آئس برگ یا کسی اور شے کے ساتھ ٹکر لگ جایا کرتی تھی اور جہاز پاش پاش ہو جایا کرتے تھے۔ جس سے سینکڑوں جان و مال کا نقصان ظہور میں آجایا کرتا تھا۔ مگر اب کسی شخص نے ایسا آلہ ایجاد کیا ہے۔ کہ جس سے اس قسم کا کوئی خطرہ سد راہ نہیں ہو سکتا۔ یہ آلہ ایک خاص قسم کا بنا ہوا کیمرہ آبسکیورا (سیاہ کیمرا) ہے اور اس کے ساتھ ایک صاف شفاف آئینہ لگا ہوا ہے۔ یہ آلہ چلتے ہوئے جہاز کے ساتھ باندھ دیا جاتا ہے۔ اس آئینہ میں دو دو تین تین میلوں سے اُن روکاوٹوں کی چیزوں کی تصویریں اُتر آیا کرتی ہیں جو جہاز کی راہ میں ہوتی ہیں۔ اس آئینہ سے اس سمت کا پتہ بھی لگ جاتا ہے۔ جس میں کہ وہ چیز پڑی ہوئی ہوتی ہے۔ دن اور رات ہر وقت بلا کسی قسم کی روک کے یہ آلہ کام دیتا ہے اس کی تصویر کو دیکھ کر دیدبان اس شے کو بخوبی پہچان جاتا ہے۔ اور کپتان کو اُس سے آگاہ کر دیتا ہے۔ کیا اچھا ہوتا کہ یہ آلہ ٹیٹانک جہاز کے غرقاب ہونے سے کچھ عرصہ قبل ایجاد ہو جاتا۔ مگر خیر اب بھی صدہا جہازوں کے لئے کامل رہنما اور محافظ ثابت ہوگا۔

گذشتہ دس سال کے عرصہ میں ۸۴۲۴۸ ہندوستانی مرد سیلون کو۔ ۳۲۱۰۵ مرد سٹریٹس سیٹلمنٹ کو گئے ہیں۔



ہندوستان میں مسیحیوں کی مردم شماری

رپورٹ مردم شماری بابت ۱۹۱۱ء

شائع ہو چکی ہے جس میں تمام ہندوستانی اقوام اور مذاہب کے متعلق اور دیگر مفید اور دلچسپ امور کے متعلق نہایت کارآمد واقفیت بہم پہونچتی ہے۔ اس وقت ہم صرف مسیحی مذہب کی بابت خاص خاص امور میں اپنے ناظرین کو واقف کرنے کی غرض سے اُس میں چند باتیں بتائینگے۔ رپورٹ ہذا کے مطابق تمام ہندوستان میں ۱۹۱۱ء میں ۳۸۷۶۲۰۳ یا کل آبادی کے ۱۲ شخص فی ہزار ہیں۔ ان میں سے ۳۵۷۴۷۷۰ ہندوستانی مسیحی ہیں۔ اور باقیماندہ یورپین اور انگلو انڈین ہیں۔ ہندوستانی مسیحیوں میں سے قریباً ⅓ رومن کیتھولک ہیں اور سیرین یا سُریانی مسیحی ہیں۔ اینگلیکن اور بپٹسٹ کلیسیا والوں میں سے ہر ایک کلیسیا کے آدمی کل مسیحی آبادی میں سے $\frac{1}{11}$ ہیں اور یعقوبی اور اصلاح یافتہ سریانی مسیحی مجموعی طور پر $\frac{1}{12}$ ہیں۔ دیگر فرقوں میں سے لوتھرن ۶ فیصدی میتھوڈسٹ اور پریسبیٹرین کلیسیاؤں میں سے ہر ایک کلیسیا کے مسیحی ۵ فیصدی سے اور کانگریگیشنلسٹ مسیحی ۲ فیصدی سے کم ہیں۔ کل ہندوستانی مسیحی آبادی میں سے قریباً ⅘ مدراس اور مدراس کی دیسی ریاستوں میں جس میں کوچین اور ٹراونکور بھی شامل ہیں پائے جاتے ہیں۔ ان دونوں ریاستوں میں جہانکہ قدیم سُریانی کلیسیا کے شرکا (۷۲۸۰۰۰ میں سے ۷۰۵۰۰۰ میں) پائے جاتے ہیں۔ کل آبادی کے ¼ سے زیادہ مسیحی ہیں۔ مدراس خاص کے مسیحیوں میں سے قریب نصف جنوبی اضلاع میں پائے جاتے ہیں جہاں پر اُن میں سے بہت ایسے ہیں جو اُن لوگوں کی اولاد ہیں جو سینٹ فرانسس زاویئر اور شورز کے ایام میں مسیحی ہوئے تھے۔ مسیحی مذہب کی اشاعت کے لحاظ سے مدراس اور دیگر صوبجات کے درمیان بڑے طویل زمانہ کا فرق ہے۔ مگر پھر بھی اس سلسلہ میں مدراس کے بعد بہار اور اڑیسہ (۲۶۸۰۰۰) بمبئی (۲۴۶۰۰۰) برما (۲۱۰۰۰۰) پنجاب (۲۰۰۰۰۰) صوبجات متحدہ (۱۸۰۰۰۰) کا درجہ ہے۔ بڑے بڑے صوبجات میں سے بنگال میں سب سے کم مسیحی آباد ہیں (یعنی ۶۷۰۰۰) مقامی طور پر مسیحیوں کی تعداد میں بڑا فرق ہے اور کسی قسم کی ترتیب نہیں ہے۔ کسی علاقہ میں تو وہ بے شمار ہیں۔ مگر کسی میں وہ بمشکل پائے جاتے ہیں۔ چھوٹا ناگپور اور آسام کی پہاڑیوں کے باشندے اور مدراس اور پنجاب کی نیچ ذات کے آدمی بہ نسبت محمدیوں اور اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کے بہت ہی زیادہ مسیحی ہوتے ہیں۔ اور یوں خداوند مسیح کے اس قول کی تصدیق ہوتی ہے کہ "اے باپ آسمان اور زمین کے خداوند میں تیری حمد کرتا ہوں کہ تو نے یہ باتیں داناؤں اور عقلمندوں سے چھپائیں اور بچوں پر ظاہر کیں۔ ہاں اے باپ کیونکہ ایسا ہی تجھے پسند آیا۔" (متی ۱۱-۲۵ و ۲۶) اور یہ کیوں؟ اسلئے کہ اعلےٰ ذات کے ہندو اور مسلمان "اپنے آپ کو دانا جتا کر بیوقوف بن گئے۔" (رومی ۱: ۲۲) اس لئے کہ "اگرچہ انہوں نے خدا کو جان تو لیا مگر اس کی خدائی کے لائق اُس کی بڑائی اور شکرگذاری نہ کی بلکہ باطل خیالات میں پڑ گئے" یعنی خواہ مخواہ کی بال کی کھال اُکھاڑنے اور دنیاوی فلسفہ وغیرہ کے بھنور میں پھنس گئے۔ "اور اُن کے بے سمجھ دلوں پر اندھیرا چھا گیا۔" "اس واسطے خدا نے اُن کے دلوں کی خواہشوں کے مطابق انہیں ناپاکی میں چھوڑ دیا۔" (رومی ۱: ۲۱ و ۲۴) چنانچہ یہودی نشان چاہتے ہیں اور یونانی حکمت کی تلاش کرتے ہیں۔" (۱ کرنتھیوں ۱: ۲۲) اور اگر یہودی اور یونانی کی بجائے مسلمان اور ہندوؤں کے الفاظ رکھکر پڑھیں تو آیت مذکورہ یوں ہوگی کہ "چنانچہ مسلمان نشان چاہتے ہیں اور ہندو حکمت کی تلاش کرتے ہیں۔" "لیکن جو بلائے ہوئے ہیں یہودی ہوں یا یونانی اُن کے نزدیک مسیح خدا کی قدرت اور خدا کی حکمت ہے۔" (۱ کرنتھی ۱: ۲۴) اسلئے "خدا نے دنیا کے بیوقوفوں کو چن لیا کہ حکیموں کو شرمندہ کرے۔ اور خدا نے دنیا کے کمزوروں کو چن لیا کہ زورآوروں کو شرمندہ کرے اور خدا نے دنیا کے کمینوں اور حقیروں کو بلکہ بیوجودوں کو چن لیا کہ موجودوں کو نیست کرے۔ تاکہ کوئی بشر خدا کے پاس سے فخر نہ کرے۔" (۱ کرنتھی ۱: ۲۷ سے ۲۹) "کہاں کا حکیم؟ کہاں کا فقیہہ؟ کہاں کا اس جہان کا بحث کرنے والا؟ کیا خدا نے دنیا کی حکمت کو بیوقوفی نہیں ٹھہرایا؟" (۱ کرنتھی ۱: ۲۰)

مسیحیوں کی ترقی کا تناسب بلحاظ مختلف مقامات اور گذشتہ مردم شماری کے

اس مرتبہ ہندوستان میں مسیحی آبادی کے مطابق ہر صوبہ کے اور خاص خاص مسیحی فرقہ کی ایک مختصر سی تعدادی کیفیت دینے کے بعد بلحاظ مختلف مقامات کے گذشتہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری کا تناسب یوں بیان کرتے ہیں۔ کہ اگرچہ مسیحیوں کی کل تعداد ابھی بھی کم ہے۔ تو بھی سرعت کے ساتھ اُن میں ترقی ہو رہی ہے گذشتہ دس برسوں میں ۳۲٫۶ فیصدی اور ۱۸۸۱ء سے نصف سے زیادہ ترقی ہوئی ۱۸۷۲ء سے ہندوستانی مسیحیوں کی تعداد میں قریباً سہ گنا اضافہ ہوا ہے اگر قدیم سریانی کلیسیا کے شرکا کا شمار اس تخمینہ

سے علیحدہ بھی کر لیا جائے تو بھی ترقی کا معیار زیادہ ہی رہتا ہے۔ مگر ایسا کرنا ناممکن ہے۔ کیونکہ ان میں سے بہتوں نے اب کہہ دیا ہے کہ ہم رومن کیتھولک ہیں۔ بڑے بڑے صوبجات اور ریاستوں میں سے ٹراونکور میں مسیحیوں کی تعداد میں سب سے زیادہ اضافہ (۲۰۶۰۰۰) ہوا ہے۔ اس کے بعد مدراس (۱۷۰۰۰۰) پنجاب (۱۳۳۰۰۰) بہار اور اڑیسہ (۹۶۰۰۰) صوبجات متحدہ (۷۷۰۰۰) اور برہما (۴۳۰۰۰) کا درجہ ہے تاہم زیادتی پنجاب میں سب سے بڑھ کر ہے جہاں سنہ ۱۹۱۱ء کی بہ نسبت مسیحیوں کی تعداد تین گنا زیادہ ہے۔ صوبجات متوسط اور بہار میں ۱۶۹ فیصدی اور حیدرآباد و آسام اور صوبجات متحدہ میں علی الترتیب ۱۳۶ و ۸۵ و ۵۷ فیصدی کا اضافہ ہوا۔ بہار اور اوڑیسہ میں ۵۶ برہما میں ۴۲۔ اور ٹراونکور میں ۳۰ فیصدی کی زیادتی ہوئی۔ گذشتہ ۱۰ برسوں کے عرصہ میں سب سے زیادہ ترقی پریسبیٹیرینوں (۲۳۵ فیصدی) کی تھی فرح (۱۷۶ فی صدی) میتھوڈسٹوں (۱۲۳ فیصدی) بپٹسٹوں (۵۳ فی صدی) اور لوتھرن مشنوں میں ہوئی (۴۱ فی صدی) کانگریگیشنلسٹوں میں جو ۲۵۷ فی صدی کا اضافہ ہوا ہے وہ خصوصاً اس وجہ سے ہے کہ سنہ ۱۹۱۱ء میں وہ پروٹسٹنٹ اور ایسے لوگوں کے نام سے شمار ہوئے تھے جو کسی فرقہ سے تعلق نہیں رکھتے۔

یہاں سے اظہر ہے کہ خدا نے اپنی مختلف ناموں والی کلیسیا میں کس قدر برکت نازل فرمائی اور ہندوستان ہی کے اندر کس قدر لوگوں کو گزشتہ سالوں میں خداوند ہر روز انہیں (یعنی کلیسیاؤں میں) ملا دیتا رہا۔ (اعمال ۲: ۴۷) اور کہ خداوند ان کے ساتھ کام کرتا رہا۔ (مرقس ۱۶: ۲۰) اور خداوند کا وعدہ کیسا سچا اور برحق اس امر میں ثابت ہوا جو اس نے اپنے رسولوں سے اس وقت کیا تھا۔ جبکہ ان کو آسمان پر جاتے وقت منادی کرنے اور لوگوں کو بپتسمہ دینے کا حکم دیا تھا کہ "دیکھو میں دنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں"۔ (متی ۲۸: ۲۰) کیا کسی مذہب کے ہادی اور نجات دہندہ نے کبھی ایسا وعدہ کیا اور اس عہدہ کے مطابق کر کے بھی دکھایا؟ ہرگز ہرگز نہیں۔ مسیحیوں کو اس کامیابی سے خوش اور اس وعدہ وفائی سے مسرور اور مطمئن اور آئندہ کو بااُمید اور باایمان ہونا چاہئے۔

ضروری

میرا خانساماں جس کا نام ہنیری اور رومن کیتھولک ہے۔ سہارنپور میں میری بیوی کے پاس نوکر تھا۔ قریب ۱۲ روز کا عرصہ ہوا کہ بھاگ گیا ہے۔ اور اپنی بیوی کو چھوڑ گیا ہے۔ اور اپنے لڑکے کو جو دو برس کا تھا لے گیا ہے۔ جس کے لئے اس کی ماں بہت روتی اور رنج کرتی ہے۔ اگر کسی کو اس کا پتہ لگے تو مہربانی سے مجھے یا مس ہیفیس مشن کمپونڈ سہارنپور کو اس کی اطلاع دے دیں۔

وہ دبلا پتلا اور چھوٹے قد کا آدمی ہے رنگ کچھ سانولا ہے۔ اور دہنے ہاتھ کی دو یا تین انگلیاں کٹی ہوئی ہیں۔

المشتہر

این ہیجنس جنگلات چاند باغ

دہرہ دون

مراسلات

سہارنپور کنونشن

نور افشاں مطبوعہ ۱۷ اپریل ۱۹۱۹ء کالم ایڈیٹوریل نوٹس میں ایک مضمون عنوان سہارنپور کنونشن ہماری نظر سے گذرا۔ جس کو پڑھ کر بجائے خوشی کے رنج محسوس ہوا۔ خیر نامہ نگار کو اختیار ہے کہ اپنا قلم اٹھا کر جو چاہے لکھ ڈالے۔ لیکن ہم ذرا بھی نقطہ چینی نہیں کرینگے اور نہ بحث و مباحثہ کو قلم اٹھاوینگے۔

جو چند سطور حسب ذیل ہدیہ ناظرین کی جاتی ہیں وہ محض بدیں غرض ہیں کہ نہایت ہی سادہ دلی اور نیک نیتی سے ناظرین کے فایدے کے لئے اصل حقیقت کا اظہار کیا جاوے۔

نور افشاں کے ناظرین با تمکین پر واضح ہو کہ گو سہارنپور کنونشن ابھی یک سالہ بچہ ہی ہے اور دیگر جتنی کنونشنیں تجربہ کار ہیں۔ آزمانا تجربہ اس کو ابھی حاصل نہیں ہے لیکن اتنی کم عمری اور ناتجربہ کاری کی حالت میں بھی خدا نے بھی اس انسانی تخمینے اور اندازے سے کہیں زیادہ برکت اور کامیابی بخشی ہے۔ جس کے لئے ہم تہ دل سے خدا کا شکریہ ادا کرتے ہیں

جن باتوں کی نقطہ چینی نامہ نگار صاحب نے کی ہے۔ ان کے بارے میں حقیقی بیان حسب ذیل ہے۔ اوّل بے شک سہارنپور کے دیہاتوں سے دیہاتی مسیحیوں کے آنے کی بہت امید تھی لیکن قدرت کے ہاتھ کو کون روک سکتا ہے۔ کنونشن





سے تھوڑے ہی عرصہ پیشتر بارش اور ژالہ باری ناگہاں ہوئی اور فصل کی کٹائی کا کام بڑھ گیا اور لوگ اپنے فصل کے کام کو ختم نہ کرنے کے باعث کنونشن میں شامل نہ ہو سکے اور جتنے آئے کنونشن کے اجلاس سے روحانی خوشی۔ فایدہ اور برکت حاصل کرکے لوٹے

ہم کو خوب یاد ہے کہ کھانا کھلانے والی کمیٹی نے جس میں ہم بھی شریک تھے ہاتھ جوڑ جوڑ کر اپنے مسیحی بھائیوں کو خواہ شہری ہوں یا دیہاتی کھانا کھلایا کھانے وقت شہری اور دیہاتی مسیحی بلا امتیاز دریوں اور ٹاٹوں پر بیٹھ کر کھانا کھاتے رہے۔ اور اس بات کا فیصلہ کنونشن کے اجلاس منعقد ہونے کے پیشتر ہو چکا تھا۔ کہ دیہاتی مسیحیوں کی حوصلہ افزائی اور آرام کیلئے شہری اور دیہاتی مسیحیوں میں کوئی امتیاز نہ رکھا جاوے۔ حسب مقصد ہم سب خدمتگار سب بھائیوں اور بہنوں کی مساوی خدمت کرتے رہے اور جملہ صاحبان کو حتی الوسع خوش اور آسودہ کرنے کے ترساں اور کوشاں رہے۔ باوجود ان تمام مساعی جمیلہ اگر بعض اشخاص کھانے کے انتظام کے شاکی ہوں تو اس کے ہم ذمہ دار نہیں۔ یہ تو ایک عام بات ہے۔ اکثر ایسے روحانی موقعوں پر ایسی باتیں ہوا کرتی ہیں۔ جہاں خدا کا کام ہوتا ہے وہاں شیطان بھی کام میں سرگرمی دکھاتا ہے

Where God has his Cathedral there Satan also has his Chapel.

دوم۔ ہم جانتے اور مانتے ہیں کہ سہارنپور کنونشن کے پلیٹ فارم سے ولایتی صاحبان ہی تقریر کرتے رہے اور کوئی ہندوستانی تقریر کرنے والا نظر نہ پڑا۔ لیکن اس کل معاملہ کی اصل حقیقت یہ ہے کہ تقریر کنندگان کو انتخاب کرنے والی کمیٹی نے ہندوستانی پادری صاحبان کو بھی دعوت دی تھی کہ کنونشن ہذا کی تقریروں میں حصہ لیں۔ لیکن وہ بیماری یا کسی اور خاص وجہ کے باعث شامل نہ ہو سکے اُمید ہے کہ آئندہ سال وہ شامل ہونگے۔ اس میں کوئی شکایت کی گنجائش نہیں۔ اگر ہندوستانی مقرروں کو دعوت نہ دیجاتی تو بیشک شکایت کی گنجائش ہوتی لیکن یاد رہے کہ روحانی باتوں میں ہندوستانی اور ولایتی کا فرق نہیں جس کو روح ہدایت کرے وہ ہم کو خدا کا کلام سناوے۔ چاہے ہندوستانی ہو یا ولایتی۔ ایک واقعہ قابل ذکر اور نصیحت ہے۔ ہم نے ایک چشمدید شخص کی زبانی سُنا ہے کہ ستلام کی کنونشن میں تقریر کنندگان عنقریباً سب ہندوستانی تھے۔ لیکن وہاں پر کسی قسم کی شکایت نہ تھی۔ بس وہ کنونشن ہمارے لئے نمونہ ہے تاکہ ہم اس سے سبق سیکھیں۔

سوم۔ واضح ہو کہ کنونشن کے پلیٹ فارم سے دو دفعہ اعلان دیا گیا۔ کہ سہارنپور کی کلیسیا سیشن نے مناسب جانا کہ کلیسیا مذکور کی طرف سے کنونشن کے ایام میں عشاء ربانی کی رسم ادا کی جاوے اور اس لئے کنونشن کے شرکا بھی اس ضیافت میں شامل ہونگے دعوت دی گئی۔ اس لئے اوّل یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ یہ پاک رسم کنونشن کی طرف سے نہیں بلکہ کلیسیا مذکور کی طرف سے عمل میں آئی پس **کنونشن الزام سے بری ہے**۔ رہا شخصی پیالے کا سوال اس کے بارے میں بہت بحث و مباحثہ ہو چکا ہے۔ لیکن ابھی کسی نے یہ کلیہ فیصلہ نہیں کیا ہے۔ کہ شخصی پیالہ کا طریقہ بالکل غلط ہے اور ناقابل تقلید ہے یا یہ کہ پہلا طریقہ بالکل ہی درست اور ناقابل تبدیل ہے۔ اس لئے ہم کسی خاص طریقے کے مقید نہیں۔ ہم جب ضرورت ہو تو پہلے طریقے کو یا شخصی پیالے کو ماننے کیلئے طیار ہیں۔ چنانچہ اسی خیال کے مطابق حسب ضرورت جماعت شخصی پیالہ استعمال کیا گیا۔ اور چونکہ عنقریباً کل جماعت ہندوستانی تھی۔ اس لئے ہندوستانی ٹھوٹھیوں کا نظارہ بالکل ہی وطنی اور موزوں معلوم ہوتا تھا۔ اور جس سنجیدگی اور ادب سے یہ رسم ادا کی گئی اس کے ہم خود قائل ہیں۔ ممکن ہے کہ معدودے چند نقطہ چین ہوں لیکن ہمارا یہ حال نہیں۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں۔ کہ یہ قائمیت نیت پر موقوف ہے نہ کہ ظاہری اسباب پر۔ پس جائے شکایت کیا۔

آخر کار دست بستہ درخواست یہ ہے کہ ہم اس بیچاری نوپیدہ شیرخوار سہارنپور کنونشن کو جس کی پرورش کے ذمہ کا بار ہم پر ہی ہے۔ مادر مہربان کی طرح اپنی مسیحی دعاؤں۔ جانفشانیوں اور خود انکاریوں سے پالکر ایک ایسی منزل تک پہنچا دیویں جہاں سے اس کا روحانی اثر موجودہ محدودیت کے دائرہ سے نکلکر دُور دُور کے خشک اور پتھریلے قطعوں کو سرسبز کرے۔ آمین۔

ازطرف سہارنپور سیشن
معرفت
ٹی۔ ڈبلیو۔ پیلیس

سہارنپور کنونشن

شاباش۔ شاباش۔ شاباش۔

ناظرین نورافشاں۔ آپ ضرور راستہ دیکھ رہے ہونگے۔ کہ ضرور کوئی سہارنپور کنونشن کا حال تحریر کرے گا۔ سو میں فایدہ عام کے لئے کچھ مختصر بیان ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ اُمید واثق ہے کہ آپ ضرور اس کو پڑھ کر روحانی فایدہ اُٹھاوینگے اور برکت یافتوں کو اپنی خانگی دعاؤں میں یاد رکھینگے۔ چونکہ میں کنونشنوں میں خدمت کرنے والوں کی مشکلات

کو بھیجا جاتا ہوں۔ اس لئے میں انتظامیہ کمیٹی کے اس دلی محبت سے بھرے ہوئے انتظام کے لئے اور ان جانفشانیوں کے لئے جو انہوں نے حاضرین کنونشن کے لئے برداشت کیں۔ حاضرین کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خداوند مسیح آپ لوگوں کو جزائے خیر دیوے۔ مرحبا مرحبا مرحبا۔

میں ۸ اپریل ۱۹۶۷ء کو قریباً دو بجے دن کے سہانپور احاطہ کنونشن میں پہنچ گیا جو بھائی انتظامیہ کمیٹی کی طرف سے مقرر تھے۔ وہ قریباً ہر ایک کا ریلوے سٹیشن پر ہی خیر مقدم کرتے تھے۔ اور ہر ایک کی خدمت محبت اور شوق سے کرتے تھے آمدم برسر مطلب ۸ اپریل کی شام کو بدھ کی عبادت پادری ویلیٹی صاحب نے کی۔ حاضرین کو شکرگزاری اور تعریف پر آمادہ کیا۔ میٹنگ میں پاک روح کی حضوری خاص طور پر محسوس ہو رہی تھی۔ ۹ اپریل کی صبح کو ایک اور عبادت ہوئی۔ جس میں خداوند نے پادری بی بی رائے صاحب کو استعمال کیا مضمون یوئیل نبی کی کتاب میں سے پیش کیا گیا۔ کہ جب روح القدس نازل ہوگا تب بوڑھے خواب دیکھینگے۔ کیا ان دنوں میں بوڑھے خواب نہیں دیکھ رہے۔ روح القدس کا عجیب کام دیکھ دیکھ کے دنگ حیران ہیں۔ ۹ اپریل کا تمام دن ایک عجیب خوشی سے بھرا ہوا دن تھا بھائی اور بہنیں جوق جوق یکے بعد دیگرے کنونشن کیمپ میں فراہم ہو رہے تھے بھجن گیتوں کی آوازیں اس وقت کیسی خوشنما اور سہانی معلوم دیتی تھیں۔ معلوم ہوتا تھا کہ جلالی یسوع کو خدا باپ جلال دے رہا ہے وقت آگیا کہ بیٹا اپنے شاگردوں کی زندگیوں میں داخل ہو کر تخت نشین ہو اور جلال حاصل کرے ۹ اپریل کی میٹنگ خیمہ کے باہر پنڈال میں منعقد ہوئی چیئرمین پادری جان نورمن صاحب کی طرف سے عجیب روحانی پیغام روح القدس کا دیا ہوا حاضرین کے روبرو پیش کیا گیا۔ صاحب موصوف نے دو تصویریں ہمارے روبرو پیش کیں۔

اوّل۔ وہ دنیا جو گناہ سے خالی۔

دوئم۔ وہ دنیا جو گناہ کی وجہ سے بگڑ گئی۔

ہر دو تصویریں پرجوش اور روحانی خوش اسلوبی سے بیان کی گئیں۔ اور یقین دلایا گیا کہ جواب تک گناہ میں بستے ہیں وہ مردہ ہیں اور موت میں سکونت کرتے ہیں۔ کبھی نہیں سنا کہ مردے کچہری میں بیٹھ کر عدالتیں کرتے ہیں۔ وغیرہ۔ لیکن روحانی مردے سب کچھ کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ انجیل ہاتھ میں لیکر بازاروں میں غیر اقوام سے متکلم ہوتے ہیں۔ گویا خود مردے اور دوسرے مردوں کو خوشخبری سناتے جاتے ہیں۔ بھائیو چاروں طرف مردے ہی مردے اور تاریکی ہی تاریکی نظر آ رہی ہے۔ کیا زبولون اور نفتالی کی سرحدوں میں نور نہ چمکیگا۔ اگر چمکیگا تو کب اس پیغام کا نتیجہ عجیب قدرت والا معلوم ہوا۔ اس میٹنگ میں لوگ بہت ہی قائل ہوئے۔ اور اس گناہ آلودہ حالتوں سے نکلنے کے لئے آمادہ کئے گئے

ہم خداوند مسیح کے ذریعہ سے زندگی میں سلح کریں۔
صلیب کا جھنڈا لیکر ہو سب تیار۔ ہم ہونگے فتحمند۔

۱۰ اپریل کی صبح کی میٹنگ میں ہمارے روبرو خداوند نے ڈاکٹر بک صاحب ریوایولسٹ کو روحانی آگ سے بھرا ہوا پیغام توبہ کے اوپر پیش کروایا۔ صاحب بہادر کا زور اس آیت پر تھا۔ کہ خداوند نے خداوند مسیح کو اپنے دہنے ہاتھ سربلند کیا تاکہ ہم کو سچی توبہ کی توفیق عطا فرماوے توبہ کرنا سب سے اوّل زندگی کے رستہ میں چلنے کا مبارک قدم ہے۔ لوگ اکثر توبہ کی بڑائی کو نہیں سمجھتے ہیں۔ توبہ کرنے سے شرماتے ہیں۔ کہ کہیں ذلیل نہ ہونا پڑے۔ توبہ میں زندگی کے راستے فوراً سیدھے ہو جاتے ہیں۔ سانپ کی چالیں فوراً دور ہو جاتی ہیں۔ وغیرہ۔ حاضرین کے دل توبہ سے بھر گئے۔ اور بہتوں نے اسی اجلاس میں سچی توبہ کی توفیق مانگی۔ اور اس برکت کو حاصل کر کے سچی توبہ آنسوؤں کے ساتھ خداوند کے حضور پیش کی خداوند مسیح بلند کیا گیا تاکہ توبہ کی توفیق اور معافی دیوے صاحبان جن کو اس وقت معافی ملی وہ اپنے جاموں میں پھولے نہ سماتے تھے خوشی سے خداوند یسوع کی جے کے نعرے بلند کرتے تھے۔ کیا یہہ روح القدس کی قدرت کا عجیب غیر معمولی کام نہ تھا کہ اندھے دیکھتے اور بہرے سنتے۔ اور روحانی مردے جلائے جاتے تھے۔ کیا یہ قدرت والے غیر معمولی نشان نہیں ہیں۔ شک لانا بے ایمانوں کا کام ہے۔ ایماندار قائل ہیں۔ اگر کوئی ایسا ہو تو دعا کرے کہ اے خداوند میری بے ایمانی کا چارہ کر۔ ایماندار کے لئے روحانی خزانے کھولے گئے ہیں جس قدر چاہو بھرپوری سے بھرپوری تک لے سکتے ہو۔ ہماری زندگی کا پیالہ لبریز اور ہمیشہ چھلکتا رہے تاکہ ادھر اُدھر کے غیر مسیحی متاثر ہوتے رہیں۔

دوپہر کے بعد کی میٹنگ جو پاسبانوں اور منادوں کے لئے تھی۔ اس میں پیغام پہنچانے والے ڈاکٹر ویری صاحب تھے۔ ڈاکٹر صاحب کا پیغام یہ تھا کہ کلیسیا کے شرکاء کو اور سب مسیحیوں کو پاسبانی کی خاص طور پر قدر اور منزلت کرنی چاہئے۔ پاسبان کلیسیا کے ہیرے ہیں اور یہ بھی بتایا گیا کہ پاسبانی کے فرائض کیا ہیں۔ صاحب ممدوح کی آواز سنجیدہ اور پُر درد محبت سے



بھری ہوئی زخمی کرنے والی آواز تھی۔ یہی ایک طریقہ روح القدس کا ہے بعض وقت وہ آگ کی حالت کو رکھتا ہوا اپنا کام کرتا ہے اور بعض اوقات خاموشی کے ساتھ گہرا زخم زندگی میں لگا دیتا ہے۔ جماعت بالکل چپ چاپ اِس کلام کو ہضم کرتی رہی۔ جماعت میں سے ایک پاسبان نے اپنے فرائض کی ادائیگی کی کمی کا جماعت میں کھڑے ہو کر اقرار کیا۔ اور خداوند کے اور اُس کے مقدسوں کے روبرو وعدہ کیا کہ میں خداوند کے فضل سے آئندہ ایسا نہیں کرونگا۔ اسی روز شام کی میٹنگ میں ڈاکٹر جان وِیر صاحب فصیح کلام کرنے والے پلیٹ فارم پر کلام مقدس کو لے کر کھڑے ہوگئے۔ اور بیان کیا کہ یہ پیغام جو اس وقت حاضرین کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ پاک روح کی خاص ہدایت سے مجھ کو ملا ہے اور مناسب سمجھتا ہوں کہ ادب کے ساتھ آپ صاحبوں کی خدمت میں پیش کروں۔ وہ دن خداوند مسیح کی موت کا دن تھا۔ اور پیغام بھی مصلوب شدہ یسوع تھا۔ مثل ہے کہ مادی تلوار کا زخمی جلد اچھا ہو جاتا ہے۔ لیکن پریم کی تلوار کا ذبح کیا ہوا مشکل سے صحت میں آتا ہے۔ محبت کا تقاضا یہی ہوا کرتا ہے صلیب کی عجیب محبت کے پیغام نے اُس کے شاگردوں کو مرغِ بسمل کی طرح تڑپانا شروع کیا۔ شاید کوئی ہی سخت دل ہوگا۔ جو سنجیدہ حالت میں ہو نہ گیا ہو اور اشک آنکھوں سے عشق کی حالت تک نہ پہنچ گئے ہوں۔ اے ناظرین یہ کیسا عجیب نشانہ خداوند نے ہم کو عطا فرمایا ہے۔ ہم خداوند یسوع کو پاک روح کے ذریعے سے جلال پاتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ اگر کوئی اب تک **تھوما** ہو جو زخموں کے نشانوں کو دیکھنا چاہے تو دوبارہ صلیب کے پاس آوے۔ وہاں مصلوب شدہ خداوند یسوع زخمی حالت میں اُس کو نظر آئیگا جو بالخصوص صرف اسی کے شک والے گناہ کے لئے کفارہ ہو رہا ہے۔ جاگ جاگ اے ہندوستان اور اپنی شوکت کو پہن لے۔ چند مشنری صاحبان اور دیسی بھائی قریباً ہر روز باجوں سمیت ٹولیاں بن بن کر بازاروں میں سلامتی کا پیغام دینے کے لئے جاتے تھے۔ خداوند یسوع کی جے کے نعرے چلا چلا کر بلند کرتے تھے۔ ہوشعنا ہوشعنا ہوشعنا۔ مبارک وہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے شراب پی کے متوالے نہ ہو۔ لیکن روح سے بھر جاؤ۔ بوڑھے اور جوان روح کے نشے میں غرق تھے۔ کیا یہ وہی پنتیکوست والا نظارا نہیں ہے کہ یہ لوگ نئی مے کے نشے میں ہیں۔ چونکہ میری بیوی زیادہ بیمار تھی۔ ڈاکٹر رس صاحب کی تار پر مجھ کو مجبوراً واپس لودیانہ آنا پڑا۔ میں صرف چار یوم کنونشن میں رہا۔ اگرچہ بیٹی اور بہن کی موت کا زخم اور بیوی کی بیماری کی وجہ سے غمزدہ حالت میں تھا۔ تو بھی مجبوراً خوشی کے نعرے بیساختہ میری زبان سے خداوند مسیح کی شان میں نکلتے رہے۔ خداوند کی عجیب محبت کو زندگی میں رکھتے ہوئے نعرہ مارنے سے باز نہیں آؤنگا۔ بھائیو اب نعروں کا زمانہ ہے۔ خداوند مسیح کی دوسری آمد بالکل نزدیک ہے۔ ہوشیار کنواریوں کی طرح جلد روح القدس کا تیل کثرت کے ساتھ زندگیوں میں رکھتے ہوئے بہادر سپاہیوں کی طرح میدان جنگ میں نکلو۔ نعرے بلند کرو۔ تاکہ یریحو کی دیواریں گر پڑیں۔ اٹھو ہند کو خداوند مسیح کے لئے جیت لو۔ اب اور کوئی ہتھیار کارگر نہ ہوگا۔ صرف زندگی والا ہتھیار جو غیر مسیحیوں کو مغلوب کرتا ہوا چلا جائے گا۔ اُن کی تعصب والی عینکیں ٹوٹ جاوینگی۔ جاگ جاگ اے ہندوستان اور اپنا شوکت والا لباس پہن لے۔ جس کے کان ہوں وہ سنیں کہ روح کلیسیاؤں کو کیا کہتا ہے سہارنپور کنونشن کا پودہ خداوند کا یہ فرمان ہے کہ جو پودہ میرے باپ نے لگایا ہے۔ اُس کو کوئی اکھیڑ نہیں سکتا ہے۔ دعا مانگو وہ ملکے سب دمبدم سلامت رہے شہر یروشلم۔

تابعدار غمزدہ سلامتی کا بشیر
چمن خاں از اے۔ پی مشن
لودیانہ۔ پنجاب۔

مسیحی مذہب کی صداقت کے لئے فی زمانہ کیا بین ثبوت پیش کیا جا سکتا ہے

گذشتہ سے پیوستہ

زرخشندہ سیرت خصائل مثالی۔ ہمہ صفت موصوف جن کی تعریف میں غیر مذاہب کے لوگ بھی رطب اللسان ہیں۔ نیوٹن۔ فورمن۔ کلارک بٹمین۔ ڈف۔ پیٹرسن۔ گارڈن وغیرہ۔ جیسے مشنری آئے جنہوں نے اپنے نفع کو اس منجی کی خاطر نقصان سمجھ کر حتیٰ کہ اپنی جانیں بھی قربان کر دیں اور آج اُن کے خون سے کلیسیاؤں کی جڑیں سیراب ہوتی ہیں۔ کیا یہ ہمدردی نہ تھی کہ غیر ملک کے لوگ کھوکھا روپیہ برائے ادویات و کتب و دیگر اخراجات یہاں ہندوستان میں بھیجتے رہے کہ جن کے خرچ سے ہزاروں کیا بلکہ لاکھوں غیر اقوام تعلیم کے زیور سے مرصع ہو کر

اپنی اپنی قوموں میں نامور ہوئے۔ اور آج اُن کی اولاد اُن کی کمائی پر فخر ناز کر رہی ہے۔ یہ سب کچھ انہی مغربی سچے مسیحیوں کی ہمدردی کا ثمرہ ہے۔ انہوں نے اس تمام کے عوض میں اینٹوں کی مار اور گالیاں کھائیں۔ شہید ہوئے۔ مگر اپنے آپ کو سچا ہمدرد ثابت کرنے میں ہرگز قاصر نہ رہے اپنی قوم اور اپنے مذہب اور اپنے ہمخیال سے تو ہر ایک ہمدردی کرتا ہے۔ مگر یہ ہمدردی محدود ہے۔ یہ تو ہمدردی مگر اپنے ہی لئے اور معاوضہ کی خاطر کہ تو مرا حاجی بگو من ترا ملا بگویم۔ نہیں نہیں ہمدردی یہ ہے کہ ہم کسی دوسرے سے بلا امتیاز ذات پات یا قید مذہب ہمدردی دکھلاویں اور معاوضہ کی اُمید نہ رکھیں۔ شاید کوئی کہیگا کہ انہوں نے اپنے مذہب کی خاطر یہ سب کچھ کیا۔ واہ کیا خوب کس کا مذہب کہ مذہب کسی کا اجارہ ہے۔ مذہب تو آپ کا تھا۔ جیسا کہ میں پہلے ذکر کر آیا ہوں مسیح ہمارا تھا۔ ابراہام ہمارا۔ موسٰے ہمارا۔ دیگر رشی منی ہمارے۔ کرشن ہمارا۔ اچپن ہمارا۔ محمد ہمارا یہ سب یہیں ایشیا کی خاک میں پیدا ہوئے تو پھر کس طرح آپ کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے اپنے مذہب کی خاطر کیا۔ یہ کہئے کہ اُنہوں نے اپنی ذمہ واری کو محسوس کیا۔ اور ہم نے اپنی اڑہائی اینٹ کی مسجد الگ بنا رکھی ہے۔ اچھا ہم اس کو ایک اور مثال سے صاف کر دیتے ہیں۔ ہمارے احمدی بھائی آجکل پھولے نہیں سماتے کہ خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے نے کسی لارڈ کو مسلمان کیا۔ اور کئی ایک انگریز مسلمان ہو رہے ہیں۔ اگر یہ انگریز جو نومسلم ہیں ولایت سے ہندوستان آکر مذہب محمدی کی تعلیم دینی اور اسی سلسلے میں مکتب کھولیں۔ یا اور نئی نئی قسم کی باتیں شروع کریں تو آپ کیا کہیں گے کہ آپ سے اُن کی ذمہ واری زیادہ تھی۔ یہ تو وہی مثل ہوئی کہ مدعی سست اور گواہ چست۔ یہ پردیسی لوگ ہمارے دیس میں آئے اور بجائے اس کے کہ ہم اُن سے ہمدردی ظاہر کرتے اور اُن کی آؤ بھگت کرتے۔ ہم نے اُلٹا اُن کو مہمان بنا کر اُن کے ساتھ یہ سلوک کیا کہ چوروں کے کپڑے اور لاٹھیوں کے گز انہی کا روپیہ صرف ہو۔ انہیں کو تکلیفات کا سامنا کرنا پڑے اور ہم مفت میں اُن کی کمائی پر فضیلت کی دستار باندھ کر اکڑ خان بنکر پھولے جامے میں نہ سمائیں۔ کیا یہ انسانیت کا تقاضا تھا۔ ہم دیسی ہیں اور ہمارا ایشیا ہمارے لئے فخر ہے۔ ہم اُن کی تقلید میں کچھ کر کے دکھلادیں۔ اور مغرب والے بھی ہمارا لوہا مانیں کہ واقعی جیسا تواریخ میں ایشیا کی بابت پڑھا تھا ویسا پایا۔

اب آپ تھوڑی دیر کے لئے اپنی ہمدردی کا مقابلہ اس مسیحی ہمدردی سے کر کے دیکھئے کہ یہ ہمدردی ہم نے کس ہمدرد سے سیکھی جو ہمارا ہمدرد بنا۔ دکھ اُٹھا کر۔ صلیب اُٹھا کر۔ جور و جفا سہہ کر اور اپنے شاگردوں کو یہ نایاب تحفہ دے گیا۔ کہ ہم سب بھائی ہیں اور ایک دوسرے کو پیار کرو یہاں تک کہ اپنے دشمنوں کو پیار کرو۔ اِن ہی وجوہات بالا سے اس کو یہ اشرف نام ملا کہ وہ محبت ہے۔ غرضکہ اِن مشنریوں کی اِن تھک کوششوں اور محنتوں کو دیکھ کر گورنمنٹ انگلشیہ نے بھی تقلید کی اور جگہ بہ جگہ مکتب اور شفاخانجات جاری کئے۔ اور اس پالیسی پر عمل کیا جس پر کہ مشن کاربند تھی۔ کہ تمام اقوام اور مذہب کے لوگوں کو کھلم کھلا اجازت دی کہ آکر تعلیم حاصل کریں اور غربا و امرا اپنی جسمانی بیماریوں کا علاج کریں۔ ہمارے ہندوستانی بھائی اِن تمام کاروائیوں کو بنظر استحسان دیکھتے رہے۔ مگر غیر غیرت والے تھے کچھ ہمت کی اُٹھے۔ کئی بار گرے پھر سنبھلے اور پھر سنبھلے۔ اُنہوں نے بھی سوچا کہ کیا ہم خواب خرگوش ہی میں رہینگے۔ جو غیر ملک والے ہم سے بازی لیجائینگے۔ نقل کا مادہ تو ہمارے ہموطنوں میں موجود تھا ہی۔ قدرے مصالحہ بھی موجود ہو گیا تھا۔ بس پھر کیا تھا کہیں آریہ اور کہیں اسلامیہ اور کہیں خالصہ سکول جاری ہو گئے۔ ہمارے مفسد صاحبان کو یہ دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ اب اس دیس والے بھی اُن کا ہاتھ بٹائیں گے مگر ابھی اُمید کے پل پر سے گاڑی گذرنے بھی نہ پائی تھی۔ کہ وہی باہمی خانہ جنگیاں عود کر آئی ہیں۔ اور یہ رائے پاس ہوئی کہ سوائے اپنے مذہب اور اپنی ذات کے طلبا کے غیر کو ہم تعلیم نہ دینگے۔ کیونکہ چندہ ہمارا ہے۔ آریا کہنے لگے ہم مسلمانوں کو اپنے سکول میں تعلیم نہ دینگے۔ چنانچہ لاہور آریہ سکول جو آج ایک ڈی۔ اے۔ وی کالج کہلاتا ہے۔ اہل ہنود سے بھر گیا۔ تمام اُستاد ہندو۔ طلبا ہندو گویا اُن کی ہمدردی محض اہل ہنود کے ساتھ تھی۔ مسیحی کے نام لینے سے کوسوں بھاگتے تھے۔ مگر جب سامنے صداقت نظر آتی تھی تو اس کی تقلید کرنے کو جی چاہتا تھا۔ لیکن ذات کی زنجیر ایسے فولاد سے بنی تھی کہ آسانی سے ٹوٹ نہ سکتی تھی رفتہ رفتہ مسیحیوں کی طرف سے کچھ بازی منادی بحث مباحثے۔ تعلیم نسواں کے سکول بھی جاری کر دیئے۔ اور بہت عرصے کے بعد مسلمان طلبا پر کو بھی داخل کرنا شروع کر دیا کہ جن کی تعداد کھسن یا آٹے میں بال کے برابر تھی۔ اور اب آپ مسیحیوں کے مقابلہ پر آ اڑے اور کہنے



گے دیکھتے نہیں ہماری ہمدردی کو۔ اسے پڑھنے والے خود سوچ لیں کہ کیا یہ ہمدردی۔ ہمدردی کہلانے کے لایق ہے۔

اب ایک بات باقی رہ گئی تھی۔ جس کے ادیٹر بن ہیں ہمارے آریا بھائی تھے۔ وہ یہ تھی کہ کسی طرح سے مسیحی قوم کی طرح یہ بھی اچھوت ذاتوں کو اپنے میں ملالیں۔ میگھ۔ ڈوم۔ چمار وغیرہ جو اپنے آپ کو ہندوؤں سے کسی طرح سے کم نہیں سمجھتے ہیں۔ اپنے میں ملانا شروع کیا۔ مگر چونکہ یہ ظاہری ملاوٹ تھی اس میں کامیابی نہ ہوئی۔ آخر اُنہوں نے کہا کہ یہ چیز تو ہم لوگوں سے آپ اُسی طرح سے کرتے ہیں ہم علیحدہ ہی اچھے۔ نہ اُن کے بچوں کو سکولوں میں جگہ دیں اور نہ ہی اُن کے ساتھ بیاہ شادی کی جاوے۔ اس میں بھی ناکامیابی رہی۔

یہی حال ہمارے خالصہ بھائیوں کا ہوا۔ اُنہوں نے اس دوڑ میں ذرا دیر سے قدم اٹھایا مگر کئی ایک سے آگے نکل گئے۔ ان سکولوں میں بھی سکھ ہی سکھ نظر آتے تھے۔ گویا اُن کی کوشش یہ تھی کہ کسی نہ کسی طرح سے مشن سکولوں کو ضعف پہونچے۔ مگر

ایں خیال است و محال است و جنوں

والا مسئلہ تھا۔ اب رہے ہمارے مسلمان بھائی اُنہوں نے اسلامیہ سکول جاری کر کے اس بات کا ثبوت دیا کہ ہمیں اپنی قوم اور اپنے مسلمان بھائیوں سے دلی ہمدردی ہے۔ یعنی دوسرے لفظوں میں کہ کسی اور قوم سے ہمدردی نہیں۔ گویا کہ مطلب صاف ہے۔ ہر ایک کو اپنی اپنی پڑگئی۔ حالانکہ بمقابلہ اس کے مشن اسکول میں ہر ایک طالبعلم خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان۔ سکھ ہو یا میگھ تعلیم پاسکتا ہے۔ اب رہا ہسپتالوں کے بارے میں تقلید تو کیا کرنی تھی۔ محض سوانگ بھر کر ہسپتالوں کے مقابلہ میں عطاری کی دوکانیں کھولدیں۔ اور ہومیوپیتھک ہسپتال کھول دیئے۔ مگر ان میں بھی قیمت پر دوا کا ملنا بتایا جاتا ہے۔ کیا یہ بھی ہمدردی یا دان پن یا خیرات کہلا سکتے ہیں آج عرصہ پچاس ساٹھ سال سے ہندوستان کے تمام بڑے بڑے شہروں میں مسیحی ہسپتال جاری ہیں۔ اور مشنری صاحبان کی ان تھک کوششیں اس امر کی بین ثبوت ہیں کہ وہ ہمارے اہل ملک کی خاطر ان کا خرچ برداشت کرتے ہیں اور اُن کے عوض میں وہ بیچارے ذیل کے الزام سے متہم کئے جاتے ہیں کہ فلاں مشنری لیڈی نے ایک لڑکی کو چھپا کر مسیحی بنالیا واہ صاحب بجائے شکریہ اور نمک حلالی کے یہ برتاؤ۔ اگر آپ ذرا اس پر غور فرماویں کہ اگر مشنری صاحبان اگر سلسلہ تعلیم کو جاری نہ کرتے تو آج آپ ان مراتب جلیلہ پر ممتاز نہ ہوتے۔ جن کرسیوں پر بیٹھ کر اب آپ کو بھی دور کی سوجھنے لگی ہیں۔ ہم تو آپ کی ہمدردی کے مشکور ہیں۔ کیونکہ آپ کی ہمدردی ہمارے ساتھ تو اس قدر ہے کہ جب کبھی ہمیں آپ کی مدد کی ضرورت ہوئی ہے تو آپ اس قدر ہماری کرتے ہیں کہ پھر تو ہم مدد کے نام سے خدا کی پناہ مانگنے لگتے ہیں اور اس مدد کے عوض میں خدا کی مدد کے سہارے آپ سے بچ نکلیں تو بچ نکلیں۔ ورنہ ہماری وہ گت بنتی ہے کہ الاماں الاماں۔ اگر کوئی بیچارہ مسیحی کسی ہندو یا مسلمان یا سکھ کی مدد کا محتاج ہو جائے تو ہمدردی تو درکنار بلکہ برعکس اس کے پیچھے تو کہینگے ارے میاں یہ تو چوہڑہ ہے۔ کافر ہے مرتد ہے۔ اس کے ساتھ نہ کھانا۔ واہ میاں صاحب آپ اس مرتد سے بات کرتے ہیں۔ اس بے ایمان سے بات کرتے ہیں۔ جب اپنا مذہب ہی چھوڑ گیا تو اس کا کیا اعتبار۔ بیچارہ مسیحی ان کے منہہ کو تک رہا ہے۔ اور ان کے حق میں دعائے خیر کہتا ہوا وہاں سے چلا جاتا ہے۔ اور اخیر باد کہتا ہے۔

ہرکوداہ ہمت مردانہ

اُن کو اپنا اپنا ہی کہیں ٹھکانے نہیں لگنے دیتا اور یہ بھی قابل غور امر ہے کہ یہ لوگ کون ہیں۔ امیروں کے برباد کرنے کا کرم مصالحہ۔ اگر کہیں لالہ صاحب سے کوئی راقم مضمون جیسا مسیحی دو چار ہو پڑا تو بس پھر کیا بھلا میاں صاحب نے تو پاس کبھی بٹھالیا تھا۔ مگر لالہ صاحب دور سے ہی صورت آشنائی کے بھی خشا سا نہ ہونگے کہ یہ ملیچھ آج ہمارے در دولت پہ آہی کیوں گیا۔ مدد یا ہمدردی تو درکنار بات تک کرنے کے روادار نہیں ہوتے۔ ذات پات اور چھوت چھات کا خیال اس قدر جاگزیں ہوگیا ہے کہ سبھی عیسائی چوہڑے چمار ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس مسیحی سے اگر کوئی مسلمان یا ہندو دو چار ہو جاوے تو بھلا کیا ممکن ہے کہ وہ اس کے دکھ کو اپنا دکھ نہ سمجھے۔ چند روز کا ذکر ہے کہ مجھے اپنے ایک قدیم دوست خالصہ سے گفتگو کا موقعہ ملا۔ ابتدائے خیر و عافیت کے بعد مذہبی گفتگو کو اُنہوں نے چھیڑ دیا کہ سنا دوست کوئی میم بھی ملی یا نہیں۔ آپ تو خوب مزے اڑاتے ہونگے۔ صاحب لوگ بن گئے۔ بجائے اس کے کہ میں ان کے سوالات کا جواب دیتا۔ دل ہی دل میں اُن کی علمیت اور عقل پر چار آنسو بہا رہا تھا۔ انہوں نے جب میرے تیور بگڑے دیکھے تو فرمانے لگے بس ناراض ہوگئے۔ کبھی ہمارے ہاں

آؤ تو ہم دکھلائیں کہ ہم نے آپ کی ایک عیسائی بہن کو شدہ کر اپنے پاس رکھا ہوا ہے۔ میں نے کہا واہ کیا خوب یک نہ شد دو شد۔ آخر میرے سے نہ رہا گیا میں نے عرض کی کہ سردار صاحب آپ نے مشن سکول چھوڑ جانے کے بعد کہاں تعلیم حاصل کی تھی۔ اور آجکل آپ کیا کام کیا کرتے ہیں فرمانے لگے کہ انٹرنس کا امتحان آریا سکول سے دیا تھا مگر ناکامیابی حاصل ہوئی۔ بعد میں والد مر گیا اور میں نے ٹھیکہ داری کا کام شروع کر دیا۔ بس پو بارہ ہیں روپیوں سے جیب بھری رہتی ہے دوست خوب مزا کرتے ہیں۔ میں نے یہ سنکر اُن سے معافی چاہی اور عرض کی کہ آپ نے کبھی یہ بھی سوچا کہ موت نے کسی دن آپ کو آ دبوچنا ہے۔ اور آپ جو کچھ کلمات بولتے ہیں یا افعال ناپسندیدہ کر رہے ہیں۔ ان کا جواب دینا ہے۔ فرمانے لگے ہاں ہم کو موت کا کیا ڈر سب نے مرنا ہے۔ آپ مشن کے مناد ہو گئے۔ جو منادی شروع کر دی ہے۔ بہت دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ آخر اُنہوں نے اقرار کیا کہ وہ مجھ سے مذاق کر رہے تھے۔ نہ اُن کے گھر میں کوئی مسیحی عورت ہے اور نہ وہ ٹھیکہ دار بلکہ بخلاف اس کے آپ کسی دفتر میں ملازم تھے۔ وہاں سے موقوف ہو کر محکمہ بیکاری میں داخل ہو گئے ہیں۔ اور مانگے ہوئے ٹکڑوں پر گذارہ کرتے ہیں۔ ان کے لئے دعا کی گئی۔ اور ہر طرح سے اُن کی ہمدردی مد نظر تھی۔ بعد ازاں ایک دوست کے نام چٹھی دی کہ اُن کو ملازمت دیں۔ اور اُن کے راہ راست پر لانے کی کوشش کریں تاکہ یہ اپنے بال بچوں کا پیٹ پال سکیں۔ یہ حال ہے جو آجکل ہو رہا ہے۔ یہی ہمدردی وہی ہے جو ہمیں مسیحی مذہب سکھاتا ہے۔ ہمیں واجب ہے کہ ہم ہر ایک کو اپنا مثل جان کر اس کی حتی الوسع مدد کریں اور جہاں تک ہو سکے اپنا نقصان اُٹھا کر اس کے ساتھ ہمدردی ظاہر کریں۔ کیا ابھی آپ قائل نہیں کہ فقط مسیحی مذہب ہی ایک ایسا مذہب ہے کہ اس کے پیروؤں نے بلا رو رعایت ذات پات ہر ایک کے ساتھ برادرانہ سلوک کیا۔ اگر اس ہمدردی کو آپ اپنے بس میں لینا چاہیں تو اس منجی و شفیع خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاؤ تاکہ تو اور تیرا گھرانا نجات پاوے اور تو بھی دوسروں کا ایک سچا ہمدرد بنجاوے۔

آپ کا ہمدرد خادم

ایم۔ این۔ ہوز پلیڈر

ریاست کپور تھلہ۔

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول – بن تصنیف ایڈورڈلے آئمنٹ صاحب – رومن اردو صفحہ ۱۲ – یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستادکیواسطے ایک خاص قاعدہ – عوام کے پڑھنے کیلیئے پرتاثیر بچوںکو تعلیم دینے میں بڑامفید آلہ – قیمت ۴ر و۹ر و۸ر +

انجیل برنباس – بن تصنیف عبدالاحد از قاہرہ – کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی – پادری بلیکسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی – اس کتاب کے حالات اس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کیئے جاتے ہیں – قیمت ۱۲ر +

مسیح کی تعلیم – بن تصنیف ڈاکٹر جے – ڈبلیو – رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا فارسی – اُردو – رومن میں بھی چھاپی گئی – قیمت ۴ر – ۸ر – ۱ور ۱۲ر – یہہ کتاب نہایت ضروری ہے ہر ایک مسیحی کوچاہیئے کہ اسکا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اُونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض – صفحے قیمت اُردو ۴ر – ۸ر – ۱۲ اور رومن ۹ر اگرلوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں توزندگی کی خوشی ور بار کبادی بہت ترقی پذیر ہوجائینگی +

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر رہائش کا گھر رکھے اور کسطرح پاوے ہے کتاب کی قیمت صدہا گنی قیمتی ہے +

جغرافیہ بائیبل – یہ کتاب پادری یوحنا خان مرحوم نے تصنیف کی ہے یہ ایک بڑی اعلیٰ کتاب ہے – یہ کتاب خاصکر تھیولوجیکل سمینریوں اور بائبل ٹریننگ اسکولوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال ہونی چاہیئے – ہر ایک مسیحی کو ضرور ایک جلد اپنے پاس رکھنی چاہیئے – قیمت فی جلد – فارسی اُردو ۶ر +

دائی گری – بن تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ – رومن اُردو ۸ – فارسی اُردو ۸ +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے – ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے اسلیئے ہر ایک خاندان میں اسکی ایک جلد ہونی چاہیئے +

ہدایت تیمارداران – یہہ کتاب اس نیت سے تصنیف کی گئی ہے کہ ہسپتال کے ملازموں کو مدد دیکا وے – لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکولوں کیلیئے سندی کتاب ہے – ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں – رومن اُردو قیمت ۸ – یہہ کتاب دوبارہ چھپکر تیار ہوگئی ہے +

صحت جسمی – یہہ ایک انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے جسکا نام ہیلتھ ہے – سید غلام حیدر خان پنشنر اور رئیس رائے بریلی کا اور نور محمد صاحب زمیندار پرتاب گڑھ ضلع کا اور احسن محمد اسسٹنٹ ہسپتال سے نظر ثانی کیگئی – ایک کتاب حفظ صحت بڑے سادے طریقے لکھی +

مضمون کتاب

(۱) ہوا اور اُسکی بناوٹ – (۲) کیوں ہم جمائی لیتے ہیں – (۳) ہم جمائی کیونکر بن سکتے ہیں – (۴) سانس لینےمیں ہوا کیونکر صاف ہوتی ہے – (۵) ہوا کسطرح صاف ہوتی ہے – (۶) صاف ہوا کس طرح ملتی ہے – (۷) پانی کا استعمال جسم میں اور اسے کسطرح استعمال کریں – (۸) پانی کے پانیکا ذریعہ یا طریقہ – (۹) صاف پانی کسطرح ملسکتا ہے – (۱۰) کسطرح خوراک جسم کو برقرار رکھتی ہے – (۱۱) صاف خون – (۱۲) خوراک کی بناوٹ – (۱۳) قسم قسم کے کھانے – (۱۴) تیل خوراکیں – (۱۵) ہدایت خوراک پر – (۱۶) چمڑا – (۱۷) نہانا – (۱۸) کپڑے پہننا – (۱۹) پٹھے اور ورزش – (۲۰) دماغی اور کانی ورزش – (۲۱) گھر اور احاطے – (۲۲) تازہ ہوا کی آمدورفت – (۲۳) صفائی – (۲۴) علیحدہ گھر – (۲۵) گاؤں اور قصبے – (۲۶) بخار کے مقابل کیسے تدبیر کریں – (۲۷) ہیضہ کے مقابل کیسے حفاظت کریں – (۲۸) چیچک کے مقابل کیسے حفاظت کریں – (۲۹) فیصلہ نصیحت – قیمت ۴ر +



دستور العمل نورافشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ۔ ۔ ۔ ۲ر
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک ۔ ۔ ۔ ۲ر۸
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک مابعد ۔ ۔ ۳ر
غیر ممالک سے معہ محصولڈاک ۔ ۔ ۔ ۵ر

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	سے	صہ	ہلے
چوتھائی کالم	صہ	ہلے	للعہ
نصف کالم	ہلے	للعہ	عہ۲۵
پورا کالم	للعہ۱۲	عہ۲۵	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	عہ	مام

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر۔ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا+

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں+

اطلاع ضروری۔(۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں۔(۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے۔(۳) خط و کتابت کیلئے ٹکٹ بھیجنے چاہئے ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا۔(۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا۔(۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم و نثر مضمون بھیجدیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے۔ چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذ پر ہوں۔(۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ یا اوپر نیچے بہت سا مضمون لکھدیتے ہیں جس کے پڑھنے سے دقت ہوتی ہے۔ مضمون صفحہ صفحہ ہونا ضروری ہے+

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۶ء

تسلی بخش انتظام و عمدہ کھانا

حرفتی کارخانجات

یہہ بورڈنگ سکول عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصے سے جاری ہے۔ امسال مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانیکی غرض سے یہ تجویز کی ہے کہ یکم اپریل ۱۹۱۳ء سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں علیحدہ عمارت میں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی رکھی جاویں+

شرح خرچ خوراک معہ فیس طالبعلم ۔ ۔ ۔ صہ ماہوار
" اگر ایک خاندان سے دو ہوں للعہ ماہوار
" اگر ایک خاندان سے تین ہوں ۔ للعہ ماہوار

دھوبی و کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا+

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر ایک قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ اور ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جن رکشا کرد کونول بورڈ کیرم وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں+

قیمت جن رکشا لعہ سے اعہ تک
قیمت کرد کونول لعہ سے عہ تک

مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں+

المشتہر۔ پرنسپل کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ زبان انگریزی اور رومن اُردو والہ آباد سے شایع ہوتا ہے۔ اسمیں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن ایڈیٹر کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں+ چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ر سے لیکر دو روپیہ تک ہے نمونہ نائب ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یوپی سے طلب کر سکتے ہیں+

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں۔ ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۴۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے۔ اگرچہ ممبران نے صرف ۲۰ ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آ گئے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے۔ ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔ اور نئے پراسپکٹس اُردو و انگریزی منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں+

باغِ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور فارسی اُردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اس میں خوبصورت تصویریں ہیں۔ چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے اگرچہ پانچ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی ۱۲ر چارج کیا جاتا ہے۔ درخواستیں کثرت سے آ رہی ہیں اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے یہہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائے گی۔ نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ باغِ دل کے پچھلے نمبر ۲ر فی نمبر دیا جاتا ہے+

درخواستیں بنام پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں+

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی ایڈیٹر و منیجر نورافشان کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی برادرز چھپا+